

## 82859-کیا عورتوں کے غتنے کرنے میں کوئی صحیح حدیث وارد ہے؟

### سوال

کیا کسی صحیح حدیث میں دلیل ملتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو کسی بھی شکل یا طریقہ پر غتنے کرنے کی اجازت دی تھی؟

### پسندیدہ جواب

ہمارے علم میں تو کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو غتنے کا حکم دیا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایک غتنے کرنے والی عورت کی راہنمائی کرتے ہوئے غتنے کرنے کا بہتر طریقہ بتایا تھا۔

سنن ابو داود اور طبرانی الاوسط، اور میحققی میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ :

"مدینہ میں ایک عورت غتنے کیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ :

"تم بالکل بھی کاٹ کر ختم نہ کر دو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ اور نفع مند ہے، اور خاوند کے لیے محبوب ترین اور پسندیدہ ہے" "

سنن ابو داود حدیث نمبر (5271) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"اشیٰ ولا تختکی" الاشتمام غتنے کا قلیل ساحہ کا ٹنے کو کہتے ہیں، اور الحک کا ٹنے میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں۔

یعنی تھوڑا سا کاٹو، اور کا ٹنے میں مبالغہ مت کرو

اس کے دلائل میں وہ عمومی دلائل بھی شامل ہیں جن میں غتنے کرنے کا ذکر آیا ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث میں ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"پانچ اشیاء فطرتی ہیں : غتنے کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، موچھیں کاٹنا، مانخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5891) صحیح مسلم حدیث نمبر (257)۔

یہ مردوں اور عورتوں کے لیے عام ہے، صرف وہ اشیاء جو مردوں کے لیے خاص مثلاً موچھیں کاٹنا۔

اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب وہ چارشاخوں کے درمیان بیٹھے اور غتنے غتنے سے چھو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (349).

اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ :

"جب دونوں غتنے مل جائیں .."

سنن ترمذی حدیث نمبر (109).

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس تفہیم سے مراد مرد اور عورت کا غتنہ ہے.

اور عورت کا غتنہ اس طرح ہو گا کہ پیشاب خارج ہونے والی جگہ پر مرغ کی کلفی جیسی چھڑی کا کچھ حصہ کھانا جائے، سنت یہ ہے کہ وہ ساری کلفی نہ کافی جائے بلکہ اس کا کچھ حصہ کھانا جائے"

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (19/28).

شافعی حضرات کے ہاں اور حنبلی وغیرہ حضرات کے مشور مسلمک میں عورتوں کا غتنہ کرنا واجب ہے.

اور اکثر اہل علم یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے لیے غتنہ کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ سنت اور ان کے لیے تحریم کا باعث ہے.

لیکن یہاں ہم ایک تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے طبی طور پر بھی فوائد پائے جاتے ہیں، چاہے غتنہ کرنے کے واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے. ان فوائد کا سوال نمبر (45528)

کے جواب میں بیان گزرا چکا ہے.

واللہ اعلم.